حق کا داعی، جامعہ محمدیہ کا ترجمان

صوت الحق

پندرہ روزہ

مجلس ادارت
مختار احمد ندوی
شمس پیرزادہ

منصورہ
مالیگاؤں، ناسک
(مہاراشٹر)

تین گھاٹیاں

أمام الناس ثلاث عقبات أهونها الموت وأصعبها الوقوف أمام الله سبحانه وتعالى، ثلاث من لم تكن فيه فلم ينفعه ايمانه حلم يرد به جهل الجاهل وعلم يمنعه عن المحارم وخلق يداري به الناس.

ترجمہ:- انسان کے آگے تین گھاٹیاں ہیں جن میں آسان ترین موت کی گھاٹی ہے۔ اور سب سے سخت تر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے حساب کے لیے کھڑا ہونا ہے۔ ....

تین چیزیں ایسی ہیں جو ان سے محروم ہے اس کے ایمان نے اس کو کچھ فائدہ نہیں پہنچایا، اول بردباری جس سے وہ کسی جاہل کی جہالت کو رد کر سکے دوم علم جو اسے اللہ کے محارم سے روک سکے، سوم اخلاق حسنہ جس کے ذریعہ وہ لوگوں سے عمدہ نبھاؤ کر سکے۔

.... سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ....

دعوة القرآن

شمس پیرزادہ

سورۃ البقرۃ

اللہ رحمن و رحیم کے نام سے

① الف ۔ لام ۔ میم ۔

② یہ کتابِ الٰہی ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ ہدایت ہے متقیوں کے لیے

③ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ، نماز قائم کرتے ہیں ۔ اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۔

تشریح

① یہ اور اس طرح کے حروف مختلف سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں ۔ جنہیں حروف مقطعات کہتے ہیں ۔ ان حروف کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے ۔ ۲۹ سورتوں کا آغاز حروف مقطعات سے ہوا ہے ۔ یہ حروف سورتوں کے مخصوص مضامین کی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔ چنانچہ ۱۳ اسلط کی آیتیں ۲۲۳ ، ۲۶۴ ، ۲۵ راسے ۲۵ "الٓمّٓ" سے شروع ہوتی ہیں ۔ جن میں تین مختلف ..... واقعات بیان ہوئے ہیں ۔ پہلا واقعہ ایک گروہ کی موت و حیات کا ، دوسرا طالوت کا ، تیسرا حضرت ابراہیم کا بادشاہ کے دربار میں دعوت توحید پیش کرنے کا ۔ سورہ کے یہ ابتدائی حروف ان مضامین کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ قرآن کے اس اسلوب کی مثال زبور میں بھی موجود ہے ۔ چنانچہ زبور کے باب ۱۱۹ میں عبرانی حروف کا بکثرت استعمال ہوا ہے ۔ مثلاً زبور کی آیت ۱۲ اس میں ہے ۔ سا (عبرانی لفظ ...) میں نے عدل اور انصاف کیا ہے ۔ اس آیت میں حرف عدل کی طرف اشارہ کرتا ہے ، اسی طرح زبور کی آیت ۷۳ میں ہے ۔ "ی" (عبرانی لفظ ید) "تیرے ہاتھوں نے مجھے بنایا اور ترتیب دی"

اس آیت میں ی حرف "ی" ید (ہاتھ) کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ اس لئے قرآن کے مخاطبین کو اس میں معمہ کے قسم کی کوئی بات محسوس نہیں ہوگی ۔ ورنہ وہ ضرور سوال کرتے کہ ان حروف کا کیا مطلب ؟ ویسے بھی مجرد حروف کوئی معنی نہیں رکھتے جب تک کہ افعال یا اسماء کے ساتھ استعمال نہ ہوں ۔ اس لئے قرینہ کی بات یہی ہے کہ ان کا استعمال علامت اور اشارہ کے طور پر ہوا ہے ۔ جس زمانے میں قرآن نازل ہوا اس کا وارد و مدار زبانی حفظ کر لینے پر تھا ۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سورتوں کو حفظ کرنے میں مخصوص مضامین کی طرف اشارات سے نیز سورتوں کے علامتی ناموں سے بڑی مدد ملتی ہے ۔ اور یہ طریقہ سورتوں کی شناخت کے معاملہ میں بڑا معاون ہوتا ہے اس لئے قرآن نے اس اسلوب کو اختیار کیا ۔ بہر صورت ان حروف کو معمہ سمجھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن ہدایت کی کتاب ہے جو عربی میں نازل ہوئی ہے ۔ اس میں معنی کی گہرائی ضرور ہے ۔ لیکن معمے کے قسم کی کوئی بات نہیں ہے ۔

② کسی کتاب کے کتابِ الٰہی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب خود منزل من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہو اور اس کے مضامین بھی اس کی شہادت دیتے ہوں ۔ قرآن اپنے کتابِ الٰہی ہونے کا واضح طور سے دعویٰ بھی کرتا ہے اور اس کے مضامین بھی کھلی شہادت دیتے ہیں کہ یہ اللہ رب العالمین ہی کا کلام ہے ۔ اس کے کلام الٰہی ہونے کے بارے میں ادنیٰ شک کی بھی گنجائش نہیں ہے ۔ قرآن کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف قرار دینا ایک بے بنیاد اور نامعقول بات ہے کیونکہ آپ اُمّی تھے اور قرآن جیسی عظیم الشان کتاب جس کے اندر انسانی زندگی کے لئے مکمل رہنمائی ہو ایک اُمّی کے بس کی بات نہیں ہو سکتی ۔ نیز یہ کہ قرآن کا یہ چیلنج ہے کہ اس جیسی کتاب تمام جن و انس مل کر بھی تصنیف نہیں کر سکتے ۔ قرآن کے اس چیلنج کا جواب آج تک نہیں دیا جا سکا ۔ نزول قرآن کے وقت کے فصحاء و بلغاء اس کا جواب دینے سے قاصر رہے ۔ اور بعد کے دور کا بھی کوئی شخص اس دعوے کو غلط ثابت نہ کر سکا ۔

③ قرآن کے ہدایت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب اللہ تک پہنچنے کا راستہ دکھاتی ہے ۔ زندگی کی پرپیچ راہوں کے درمیان یہ کتاب راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور عقائد و افکار ، اخلاق و معاملات اور رذائل و فضائل کے بارے میں صحیح نقطۂ نظر پیش کرتی ہے ۔ اس کی روشنی میں انسان راہِ حق پر چل کر منزلِ مقصود کو پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ وہ کھلے ذہن سے اس کا مطالعہ کرے اور ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر حق بات کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے ۔

④ قرآن نے دوسری جگہ اپنے تمام لوگوں (بقرہ ۱۸۵ – ۱۲۰) تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہونے کی صراحت کی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن سراسر ہدایت ہے اور اس کی ہدایت سب کے لئے عام ہے ۔ لیکن جس طرح سورج کی روشنی سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اپنی آنکھیں کھلی رکھیں ۔ اسی طرح قرآن کی روشنی سے بھی وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کے دلوں میں اپنے خالق کی عظمت اور اس کے غضب کا خوف ہو ۔ اس فطری صلاحیت کو ...... یہاں تقویٰ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ آدمی کے اندر یہ وصف ہو تو وہ خیر و شر میں تمیز کرتا ہے ۔ اور بھلائی اور نیکی کا طالب بنتا ہے ۔ یہ تقویٰ بنیادی طور پر انسان کی فطرت میں ودیعت ہوا ہے ۔ قرآن اس کی آبیاری کرتا اور پروان چڑھاتا ہے ۔ جو لوگ اس فطری صلاحیت کو کھو چکے ہوں اور اس کے نتیجہ میں وہ نہ اپنے خالق سے تعلق رکھنا چاہتے ہوں اور نہ خدا ترسانہ اور پرہیزگارانہ زندگی گزارنے کے لئے آمادہ ہوں وہ قرآن کی ہدایت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے ۔ تقویٰ کا یہ فطری وصف قبولِ ہدایت کے لئے ضروری ہے ۔ آگے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں وہ اسی بنیادی تقویٰ کا فیضان اور قبولِ ہدایت کے ثمرات ہیں ۔

⑤ غیب سے مراد وہ حقائق ہیں جو انسان کے حواس سے پوشیدہ ہیں ۔ مثلاً خدا ، ملائکہ ، وحی ، جنت ، دوزخ وغیرہ "غیب پر ایمان لاتے ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ وہ محض محسوسات کے غلام نہیں ہیں ۔ بلکہ ان حقائق کو تسلیم کرتے ہیں جو اگرچہ ان کے مشاہدہ اور تجربہ میں نہیں آئے ہیں لیکن اللہ کا پیغمبر ان کی خبر دے رہا ہے اور انسانی فطرت و عقلِ سلیم ان کے حق ہونے کی شہادت دے رہی ہے ۔ غیب پر ایمان لانا ضعیف الاعتقادی نہیں ہے ۔ بلکہ اس سے عقل کی پرواز بلند ہوتی ہے اور انسان کا روحانی ارتقاء ہوتا ہے جو لوگ محسوسات کے دائرے میں اپنے کو محصور کر لیتے ہیں اور حقائق کو محض اس بنا پر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ وہ ان کے مشاہدہ اور تجربہ میں نہیں آئے ہیں وہ بلند پروازی کی صلاحیت کو کھو بیٹھے ہیں ۔ اس کے بعد وہ نہ خدا کو پہچان پاتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو ۔ اس محرومی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ زندگی کے مقصد اور اس کی غایت کے بارے میں اٹکل پچو باتیں کرنے لگتے ہیں ۔

⑥ ایمان لانے کا مطلب یقین و اعتقاد کے ساتھ مان لینا ہے ۔ جو شخص اللہ اور اس کی آیات و ہدایات پر اس طرح ایمان لائے جس طرح قرآن میں ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے جس میں رسالت اور آخرت وغیرہ پر ایمان لانا بھی شامل ہے نیز اپنے کو بچہ تن اس کے حوالے کر دے اور اس کے فیصلوں پر راضی و مطمئن ہو جائے وہ مومن ہے ۔

واضح رہے کہ ایمان وہی معتبر ہے جو دل کی تصدیق کے ساتھ ہو لیکن زبانی اقرار بھی ضروری ہے چنانچہ اسلام کا پہلا رکن یہ ہے کہ آدمی زبان سے کلمۂ شہادت ادا کرے ۔

⑦ نماز قائم کرنا نماز پڑھنے کے مقابلہ میں زیادہ جامع بات ہے ۔ نماز قائم کرنے کے معنی میں اخلاص اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنا ، ارکانِ نماز ، قیام ، رکوع ، سجدہ وغیرہ کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا ، جماعت کا اہتمام کرنا ، نماز کی صفوں کو درست رکھنا ، نماز کے اوقات کی پابندی کرنا غرض نماز کو اس کے تمام ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ ادا کرنا شامل ہے ۔

⑧ خرچ کرنے سے مراد اللہ کی راہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرنا ہے جس میں زکوٰۃ اور صدقات و خیرات کی تمام قسمیں شامل ہیں ۔ یہ گویا بندہ کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہے کہ مال اللہ ہی کا بخشا ہوا ہے اور اس بخشش پر وہ اس کا شکر گزار ہے ۔ نماز قائم کرنا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا وہ بنیادی نیکیاں ہیں جو تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہیں ۔

باقی آئندہ

پندرہ روزہ **صوت الحق** مالیگاؤں
جلد ۲ — مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۲ء — شمارہ ۱۵

مسلمان
ٹھہراؤ اور جمود کی علامت

اسلام اور مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ اپنے اندر بے شمار نشیب و فراز اور ارتقا و زوال کی داستان سموئے ہوئے ہے۔ ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کا ستارۂ اقبال عروج پر تھا وہ تہذیب و ثقافت کے علمبردار، ترقی کے نقیب، شجاعت و بہادری، حرکت و نشاط اور قوت و عمل کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ روم و فارس جیسی عظیم سلطنتیں مسلمانوں کے خلفا و امرا کا نام سن کر لرز جایا کرتی تھیں۔ علوم و فنون سے لے کر سیاست و معاشرت، فتوحات اور عمرانیات تک زندگی کے تمام شعبوں میں انھوں نے اپنی حرکت و عمل، عزم و حوصلہ، طاقت و قوت اور اپنے انقلابی اقدامات کے ذریعہ تہلکہ مچا رکھا تھا۔ کوفہ و بصرہ، بغداد، قاہرہ، اندلس، بخارا، روم اور سمرقند، وغیرہ اسلامی شہروں کی تاریخ جب ہم پڑھتے ہیں تو مسلمانوں کی سطوت و عظمت ان کی عسکری قوت و طاقت فنی اور فکر بلندی اور تہذیبی ارتقاء کی بڑی ہی دلآویز تصویر ذہن میں آتی ہے اور تھوڑی دیر کے لیے ہم ایک طلسماتی فضا میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

لیکن آج حالات کا پانسہ پلٹ گیا ہے۔ مسلمان ساری دنیا میں فکر و عمل، علم و فلسفہ، صنعت و حرفت اور عسکری قوت و طاقت کے جملہ محاذوں پر شکست خوردہ اور ناکام ہو چکا ہے۔ وہ حرکت و نشاط اور کامیابی و ارتقاء کے بجائے ٹھہراؤ، جمود، تباہی و ہلاکت اور شکست و ریخت کی علامت بنا ہوا ہے۔ انڈونیشیا، پاکستان، بنگلہ دیش، سعودیہ عربیہ، کویت، قطر، اردن، شام، عراق، مصر، لیبیا، سوڈان، الجزائر، مراکش، ایران اور ملایا وغیرہ یہ وہ ممالک ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور ان کے ہاتھوں میں حکومت کی باگ ڈور بھی ہے۔ ان میں سے کئی ملکوں میں سونے اور چاندی کے دریا بہتے ہیں لیکن یہ دولت، یہ اکثریت اور یہ حکومت ان کی ترقی و استحکام کے بجائے ان کی کمزوری و ضعف اور بے اثری کا باعث بنی ہوئی ہے۔ روس و امریکہ کے ہاتھوں آئے دن انھیں ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسرائیل جیسی معمولی حکومت کے سامنے تمام عرب ممالک نے گھٹنا ٹیک رکھا ہے۔

اس کی وجہ محض یہ ہے کہ انھیں بدعملی، احساس کہتری، اختلاف و انتشار، مفاد پرستی اور ذہنی پراگندگی کے مہلک مرض نے ... اپنے چنگل میں بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ آرام و راحت، عیش پسندی اور جنسی خواہشات اور نفس کے فوری تقاضوں ہی کی تکمیل انھوں نے اصل مقصد حیات قرار دے لیا ہے۔ ایمان و یقین، ایثار و قربانی، خود اعتمادی، توازن، حرکت و عمل، احساس اور اجتماعی ذمے داریوں کی خلش اور ناموافق حالات کو بدلنے کا جذبہ اور رجحان ان کے اندر عالمی سطح پر اتنا کمزور اور سرد پڑ گیا ہے کہ ان کا وجود فضا میں معلق ہو کر رہ گیا ہے۔

زندگی کی یہی وہ پاکیزہ قدریں اور بلند مقاصد ہیں جو عمومی سطح پر قوم و ملت کی نگاہ سے جب اوجھل ہو جاتی ہیں تو ذلت و خواری اور محکومیت اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان صفات سے عاری رہ کر کوئی بھی قوم کبھی بھی حکمرانی کی پوزیشن میں نہیں رہ سکی ہے۔ زندگی کے ہر محاذ پر شکست و ریخت ہی اس کا لازمہ بن گیا ہے۔

حالات کا سب سے مایوس کن اور خطرناک پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں میں عالمی سطح پر کوئی ایسی مضبوط اور مستحکم قیادت نہیں ابھر رہی ہے جو مسلمانوں کے اندر موجودہ صورت حال سے نکلنے کے لیے جذبہ اور حوصلہ پیدا کرے۔

یہ ملت کے علماء، دانشوروں اور باشعور افراد، اداروں اور تنظیموں کی ذمے داری ہے کہ وہ حالات کا رخ پھیرنے کے لیے سرگرم ہوں۔ مسلم ممالک میں نوجوانوں کے لیے تربیتی ادارے قائم کریں۔ جہاں وہ حرکت و عمل اور حوصلہ مندی کا سبق سیکھیں تاکہ وہ علوم و فنون، صنعت و حرفت، تجارت و زراعت اور سماجی خدمات وغیرہ زندگی کے مختلف میدانوں میں اپنی جد و جہد اور سعی مسلسل کے ذریعہ ایک مستحکم اور باوقار معیار قائم کر سکیں۔ اس انداز پر اگر نوجوانوں کی تربیت کی جائے تو ان کے مجموعہ سے ایک باحوصلہ قوم وجود میں آئے گی جو ایک مضبوط اور مستحکم پوزیشن کی مالک ہوگی۔

حمد

بہاروں کی مستی گلوں کی جوانی
پہاڑوں کی ہیبت سمندر کا پانی
تو ہر شے کا خالق ہے ہر شے کا بانی
یہ سب عارضی ہیں یہ سب آنی جانی
تری ذات رب جہاں غیر فانی

یہ زیر زمیں بحر دولت کے دھارے
خلاؤں کی دنیا میں لاکھوں ستارے
یہ کتنے حسیں ہیں فلک کے نظارے
مگر پھر بھی کوئی نہیں تیرا ثانی
تری ذات رب جہاں غیر فانی

مصور کے ذوق تفنن سے اعلیٰ
تو شاعر کی تخئیل سے بھی ہے بالا
تری گرد کو کون ہے پانے والا
جھکاتے ہیں سر سارے بہزاد و مانی
تری ذات رب جہاں غیر فانی

نہ ساقی یہ ہوں گے نہ میخانہ ہوگا
نہ صہبا بچے گی نہ پیمانہ ہوگا
شمیم ایک دن دور ویرانہ ہوگا
نہ دہرائے گا پھر کوئی یہ کہانی
تری ذات رب جہاں غیر فانی

(ش، شمیم بستوی)

نگاہِ عبرت

عبدالرحمٰن العمری
استاذ جامعہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انقلابات کا سلسلہ ابتدائے آفرینش ہی سے جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا گویا اس دنیائے فانی میں انقلابات کا خمیر بنا دیا گیا ہے جو اپنے دور رس اثرات سے کبھی بڑی سی بڑی قوموں کو فنا کرتا ہے اور کبھی پسماندہ قوموں کا سر اونچا کر دیتا ہے۔ یہ انقلابات وقتاً فوقتاً ہمارے سروں پر منڈلاتے رہتے ہیں... لیکن ہمیں غور و فکر کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ اس لیے کہ ہم مقاصد زندگی ہی سے غافل اور لاپروا ہو چکے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ فرائض کیا ہیں جنہیں عملی جامہ پہنانا چاہیے تاکہ ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کا موقع نصیب ہو۔

افسوس ہم سوچنے سے قاصر ہیں۔ ہم بے حس ہو چکے ہیں۔ ہم نے یہی سیکھا کہ غفلت کی نیند میں سوتے رہیں۔ سستی اور کاہلی کو بچھونا اوڑھنا بچھونا بنا لیں۔ اور عیش و آرام کی مسندوں پر براجمان رہیں... آخر ایسا کیوں؟ کیا سستی و کاہلی کا سلسلہ غیر منقطع رہے گا؟ یا کاروان حیات جس کا سفر چند روزہ ہے۔ جلد از جلد نقارہ بجا کر سفر کے اختتام کی خبر دے گا۔ غور کیجیے۔ علامہ اقبال نے کیسی پتے کی بات کہی ہے ۔

معمائے زندگی میں سیرت فولاد پیدا کر
شبستان محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا

ذرا عقل و فہم کی نظروں سے دیکھیں اور کائنات کا ایک سرسری مطالعہ کریں۔ ہم نے صبح کا خوشگوار وقت دیکھا، شام کی سہانی دیکھی، جھلملاتے ہوئے چاند ستاروں کی گردش دیکھی... اور لہلہانے والے پرندوں کی چہچہاہٹ سے مزے لیتے رہے اور انھیں مسرور خوش الحان کے نغمے سنے۔ ہوا کے خوشگوار جھونکوں نے جسموں کو تر و تازگی بخشی اگرچہ ان مناظر قدرت کو عبرت کی نگاہوں سے دیکھا بھی ہو لیکن ہم دیکھ کر انجان بن گئے اور سنی ان سنی کر دی۔

اے نادانو! کیا تم سمجھ بیٹھے ہو کہ یہ غفلت و بے حسی زاد راہ کا کام دے سکے گی؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی زاد راہ ہو سکتا ہے تو وہ نیک عمل ہی کا ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں یہ دنیا اپنی دامن میں فریب و دغا لیے ہوئے ہے اور ہر قدم پر دھوکا دینا چاہتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ۔ یہ دنیا جہاں حرص و ہوس دامن گیر ہے۔ فریب، لالچ، خود غرضی اور مکر کے جال ہر طرف پھیلائے ہوئے ہے۔ آن کی آن میں تباہ و برباد ہو جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! کیا تم نے یہی سیکھا ہے کہ بھائی بھائی کا خون کرے بیٹا باپ کی نافرمانی کرے اور باپ پر قتل کا ہاتھ دراز کرے۔ بڑا چھوٹے کو نگل جائے۔ حقدار کی حق تلفی کرے لوگ اپنی دولت و اقتدار کے گھمنڈ میں غریب و نادار انسانوں کی چیخ فریادوں کو ٹھکرا دیں؟ دولت کی پوجا کریں اور غریب کا خون پانی سے زیادہ سستا سمجھیں عبرت کا نام پائیں!

حیرت ہے تمہاری اس نادانی پر کہ تم نے دنیا کو ایک میٹھا پھل سمجھا لیکن یہ اندازہ نہ کر سکے کہ یہ زہریلا سانپ ہے جو اپنا منہ کھولے ہوئے تمہیں نگلتا جا رہا ہے۔

دنیا کو تم نے آرام کدہ سمجھا۔ عیش و آرام میں مست و مسرور ہو کر ذرا بھی خیال نہ کیا۔ یہ سراسر بھول ہے۔ یہ دنیا حقیقی معنوں میں دوزخ کا ایک دوسرا روپ ہے۔ جو تمہیں اپنی گرمی سے جلا کر راکھ کر دے گی اور عنقریب تم کو ایسی جگہ پھینک دے گی جس کا تصور بھی دنیا میں رہتے ہوئے نہیں کیا جا سکتا۔ سب سے پہلے یہی زمین تم سے بدلہ لے گی۔ اس طرح جکڑ لے گی کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو کر رہ جائیں گی۔ وہ وقت بھی آئے گا جب تمہارے ہوش و حواس اڑ جائیں گے تمہارے ہاتھ میں صرف اعمال کا پروانہ ہوگا۔ یقیناً جس کا عمل نیک ہوا وہ بڑی خوشی سے اس پروانے کو اپنے ہاتھ میں لے گا۔

فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت انی ملٰق حسابیہ

ترجمہ:- اس وقت جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا لو دیکھو پڑھو میرا نامۂ اعمال میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔

اس کے برعکس جس کے اعمال برے ہوں گے ان کی یہ کیفیت ہوگی

واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ ولم ادر ما حسابیہ یالیتھا کانت القاضیۃ ما اغنی عنی مالیہ ھلک عنی سلطانیہ۔

ترجمہ:- جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش میری موت فیصلہ کن ہوتی۔ آج میرا مال کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا۔

اے غافل اور نادان انسان اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ دنیا نے کس کا ساتھ دیا ہے کہ تیرا ساتھ دے گی۔ ابھی وقت ہے اور صحیح زندگی گذارنے کے لیے یہ وقت کافی ہے اگر دنیا میں رہنا ہے تو آزادانہ زندگی گذار اور اپنے مستقبل کو کامیاب و کامران بنانے کے لیے قرآن اور حدیث کے احکام پر عمل کر یقیناً جس نے بھی ان دونوں ذخیروں سے فائدہ اٹھایا، اس نے بڑی سے بڑی مصیبتوں کو ہیچ سمجھا اور دنیا کی جاہ و حشمت کو حقیر جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو بسر و چشم قبول کیا۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر برسر عام اعلان کر دیا تھا۔

...... ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی

ترجمہ:- میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے جب تک انھیں مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت

دیکھیے مولانا آزاد رحمۃ اللہ نے کیسی ایمان افروز باتیں کہی ہیں، اور خود اعتمادی کو بحال کرنے کے لیے کیسا انداز بیان اور لب و لہجہ اختیار کیا ہے۔

"میں مسلمان ہوں، فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں۔ اسلام کی تیرہ سو برس کی شاندار روایتیں میرے ورثے میں آئی ہیں۔ میں تیار نہیں کہ اس کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی ضائع ہونے دوں۔ اسلام کی تاریخ اسلام کی تعلیم، اسلام کے علوم و فنون اسلام کی تہذیب میری دولت کا سرمایہ ہے اور میرا فرض ہے کہ میں اس کی حفاظت کروں"

افسوس ہے ان مسلمانوں پر جن کے پاس اسلام جیسی نعمت عظمیٰ، قرآن جیسی لازوال دولت اور سنت رسول جیسا قیمتی گوہر موجود ہو۔ لیکن اس کی قدر و قیمت کا انہیں احساس تک نہ ہو۔ اور اس کی ساری توانائیاں اور صلاحیتیں غلط راہوں پر خرچ ہو رہی ہوں۔

خدا ہمیں گمراہی سے محفوظ رکھے ..... امروز لوٹ فرمائے۔

حضرت علی کے فرمودات

(۱) ایمان کی علامت یہ ہے کہ جہاں سچ بولنے سے نقصان کا اندیشہ ہو وہاں بھی سچ بولو۔

(۲) احسان کر کے آزاد کو بھی غلام بنایا جا سکتا ہے۔

(۳) بخیل جلد فقیر ہو جاتا ہے دنیا میں تو فقیروں کی سی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور آخرت میں تو اس کو مالداروں کی طرح حساب دینا پڑے گا۔

(۴) علم ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیتا ہے اور جہل اعلیٰ کو ادنیٰ بنا دیتا ہے علم مال سے بہتر ہے کیوں کہ علم تمہاری حفاظت کرے گا اور مال کی حفاظت تم کو کرنا پڑے گی

علم کی پیاس

تاریخ کے جھروکے سے!

ابن ہاشمی

بنو عباسیہ کے مشہور فرماں روا مامون الرشید کا زمانہ ہے، صیہونیوں اور اسلام کے دشمنوں کی اندرونی ریشہ دوانی سے عظیم تر اسلامی مملکت کی ہر چھوٹی بڑی بستی میں "خلق قرآن" کا مسئلہ زیر بحث ہے، اور وہ قرآن جو تا قیامت آنے والے انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا گیا، محض ایک بے بنیاد نزاع کا نشانہ بنا دیا گیا کہ "وہ مخلوق ہے یا نہیں؟ اگر مخلوق ہے تو کائنات کی دوسری مخلوقات کی طرح وہ بھی فانی ہے، اور فانی چیز خدا کا کلام نہیں بن سکتی، اور اگر مخلوق نہیں تو یہ خرابی لازم آئے گی کہ قرآن پاک بھی خدا کی طرح غیر مخلوق اور لافانی ہے، اور اس طرح خدا کے ساتھ غیر خدا کی شرکت لازم آئے گی!" غرض ایک گورکھ دھندہ تھا، جس کا ہر پہلو فرزندان توحید کیلیے تیر و نشتر سے کم نہ تھا۔

عین اس زمانے میں جب کہ یہ گونا گوں فتنہ ملک کے طول و عرض میں عالمان دین اور راسخ عقیدہ مسلمانوں کے لیے دار و رسن اور قید و بند کا سبب بنا ہوا تھا، فن حدیث کے مشہور امام اور وقت کے عظیم رہنما امام احمد بن حنبلؒ بھی حق گوئی اور بے باکی کی پاداش میں حکومت وقت کی سخت گیری اور عتاب کا شکار ہو کر اپنے ہی گھر میں نظر بندی کے دن گذار رہے تھے، نہ آپ آزادی سے کہیں جا سکتے تھے، نہ کوئی آپ سے ملاقات کر سکتا تھا۔

ایسے وقت میں ایک دور افتادہ ملک ہسپانیہ (اندلس) سے چل کر ایک شخص آتا ہے، اور دور دراز سفر اور پرپیچ راہوں کی مشقت کا ماحصل اس کی نظر میں سیم و زر کا حصول نہیں، یا دنیا کی راحت و آرام مقصود نہیں، بلکہ مقصد اس سے کہیں زیادہ پاکیزہ اور اعلیٰ و ارفع ہے، کہ علوم نبوت خصوصاً احادیث صحیحہ کی تحصیل، ان شیوخ اور اساتذہ سے کی جائے، جن کی راست بازی اور مستند ہونے پر عام امت کا اتفاق ہے، اس عظیم مقصد کے لیے امام صاحب موصوف کی ذات گرامی ہر لحاظ سے کافی تھی۔

لیکن یہاں صورت حال نازک اور بے حد تشویشناک تھی، البتہ اتنا ضرور تھا کہ جس شخص کے پائے ثبات میں خشکی و تری کی مشکلات اور شب و روز کی گردش معمولی سی لغزش کا سبب نہ بن سکی، ایک حاکم کا جاہ و جلال اسے کیوں کر ہراساں کر سکتا تھا، اس لیے اس نے ایک پیاسے کی طرح پانی کے صاف چشمہ کو عین اپنے سامنے پاکر علوم نبوت کے حاکم کی بارگاہ میں دستک دی، امام صاحب موصوف دروازے پر تشریف لائے، اور نووارد مسافر سے اس سخت ابتلاء کے زمانے میں اس طرف آنکلنے کی وجہ پوچھی، مسافر نے کہا: مجھے حالات کی نزاکت کا علم ہے! لیکن میرا مقصد اس سے زیادہ عظیم ہے، اور اس کے لیے میں ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوں، اگر جناب والا آمادہ ہوں تو ایک نہایت آسان صورت یہ ہے کہ میں کل سے ایک بھکاری کا بھیس بدل کر محلے کے ہر دروازے پر بھیک مانگتا ہوا آؤں گا، اور اسی طرح آپ کے در دولت پر بھی حاضری دوں گا، اگر آنجناب بھیک کے طور پر روزانہ مجھے ایک حدیث اپنی سند کے ساتھ سنا دیا کریں گے، تو یہ میرے لیے آپ کا بڑا احسان ہوگا، اور اس سے زیادہ مجھے کسی چیز کی خواہش نہیں ہے!

ترکیب معقول تھی، امام صاحب موصوف نے اگلے روز سے یہ معمول بنا لیا کہ صبح سویرے جب دنیا والے روزگار اور معاش کی تلاش میں نکلتے علوم نبوت کا ایک بلاکش بھکاری بن کر دروازے پر کھڑا آواز لگاتا،

يَا شَيْخُ يَرْحَمُكَ اللهُ! شَيْئًا لِلّٰهِ (اے شیخ! خدا تم پر رحم کرے، اللہ کے لیے کچھ دے دو!) اور آپ بھیک دینے کے بجائے ایک حدیث اسے سنا دیتے، اور وہ اپنی قسمت پر چلے جاتے، بھکاری بھی مستانہ وار آواز میں لگاتا ہوا ایک طرف کو نکل جاتا۔!!

کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ کئی برس تک جاری رہا، اور اس طرح علوم نبوت کی درسگاہ سے ایک طالب علم نے اس شان سے فراغت پائی کہ اس کے ہاتھ میں کاسۂ گدائی اور اس کے تن پر فقیروں کی گدڑی تھی۔

کلیۃ فاطمۃ الزہراء للبنات

(فاطمۃ الزہراء، عربک گرلس کالج مئو)

کا

قیام — و — افتتاح

قصبہ مئو ناتھ بھنجن یوپی تعلیمی اداروں کی کثرت کے لحاظ سے ہندوستان میں ایک علمی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے، اس قصبہ میں مدرسہ عالیہ عربیہ کو مشرقی یوپی کی قدیم تاریخی اور معیاری درسگاہ ہونے کا شرف حاصل ہے، اس درسگاہ کی ایک عظیم روایت اور اہم خصوصیت یہ رہی ہے کہ اس نے دینی اور عصری تقاضوں کو پورا کرنے کیلیے ہمیشہ پہل کی ہے، جس طرح اس مدرسہ کے فیض یافتگان میں علماء و فضلاء اور حفاظ کی ایک عظیم روایت چلی آرہی ہے اسی طرح یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس مدرسہ کے سرپرست علماء نے مسلم خواتین کو دینی و عصری علوم و فنون حاصل کرنے کے لیے ایک شعبۂ نسواں "مدرسۃ البنات" کے نام سے قائم کیا۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ نے جس مدرسۃ البنات کو ہندوستان کا واحد ادارہ قرار دیا تھا۔ الحمد للہ یہ ادارہ ترقی کی منازل طے کرتا ہوا اب عالیہ گرلس اسکول کے نام سے انٹر کالج کے معیار تک پہنچ گیا ہے۔

ادارہ عالیہ عربیہ مئو کے پیش نظر شعبۂ نسواں سے متعلق ایک اور خالص دینی و عربی معیاری کالج کے قیام کا پروگرام بھی تھا، آج اس ترقی یافتہ دور میں مسلم لڑکیوں کی خالص دینی و عربی تعلیم کیلیے کوئی اعلیٰ معیاری درسگاہ نہیں ہے جہاں سے مسلم لڑکیاں عالمات و فاضلات دین بن کر نکلیں الا ماشاء اللہ۔ یہ ایسا خلا ہے جس کو پر کرنے کے لیے ہندوستان کے علاوہ مسلم ممالک جد و جہد شروع کر رہے ہیں۔

آج ہم یہ مژدہ سنانے میں خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ حضرت مولانا مختار احمد صاحب ندوی نائب امیر جمعیۃ اہلحدیث ہند کے ایثار و سرپرستی نے ادارہ عالیہ عربیہ مئو کے ارباب علم و دانش کو یہ زریں موقع فراہم کیا کہ مسلم لڑکیوں کی دینی و عربی تعلیم کے لیے ایک مستقل معیاری درسگاہ بنام کلیۃ فاطمۃ الزہراء کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ... الحمد للہ مورخہ ۱۰ شوال ۱۴۰۷ھ مطابق یکم اگست ۱۹۸۷ء کو یہ مثالی درسگاہ وجود میں آئی۔ اور اس کا افتتاح مدرسہ عالیہ عربیہ سے متصل جدید عمارت میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے فرماتے ہوئے بچیوں کو درس دیا۔

اس افتتاحی تقریب میں شریک ہونے والے خصوصی مہمانوں میں سے بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔ حضرت مولانا سید صباح الدین صاحب مدیر معارف اعظم گڈھ، جناب ایم اے عزیز صاحب، جناب عبد الرحمان پرواز صاحب دار المصنفین، مولانا عبد الرحمان صاحب مبارکپوری، مولانا حافظ عبد العزیز صاحب جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمہ، مولانا مظہر الحق صاحب ازہری ان کے علاوہ مدارس عربیہ کے ناظمین و شیوخ، اسکولوں اور کالجوں کے پرنسپل و شعرا اور دوسرے اہل علم و دانش کے ساتھ خواص و عوام کی ایک بھاری تعداد نے شرکت فرما کر افتتاحی تقریب کو توقع سے زیادہ کامیاب بنایا۔ ...... مہمانان خصوصی اور شہر کے ممتاز علماء اور اہل علم و دانش نے ادارہ عالیہ عربیہ مئو کے اس اقدام پر اپنے تاثرات کا اظہار فرماتے ہوئے کلمات تحسین و تبریک سے نوازا۔ آخر میں حضرت مولانا شیخ الحدیث مبارکپوری دامت برکاتہم کی مبارک دعاؤں پر یہ مجلس ختم ہوئی۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ کلیۃ فاطمۃ الزہراء کے بانیان، مددگاروں اور ... کو بہترین اجر عطا فرمائے اور ہم سبھوں کو توفیق دے کہ اس کلیہ سے تعلیم حاصل کرکے نکلنے والی ... عزیز بیٹیاں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سیرت کی وارث ثابت ہوں۔ آمین

(الداعی: کلیۃ فاطمۃ الزہراء و عالیہ عربیہ کمیٹی ... مئو ناتھ بھنجن یوپی)

سعودی عربیہ میں حج کے انتظامات

شریف اسلم (جدہ)

مملکت سعودی عربیہ کی وزارت داخلہ نے سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی حج کے موقعہ پر پسنجر کاروں اور نو مسافروں سے کم کی گنجائش رکھنے والی موٹر گاڑیوں کے مقامات مقدسہ میں داخلہ پر امتناع کا اعلان کیا ہے۔ یہ پابندی پہلی مرتبہ سال ۱۹۷۹ء میں عائد کی گئی تھی اور اس کے نتیجہ میں مقامات مقدسہ (مکہ، مزدلفہ و عرفات) میں ٹریفک میں باقاعدگی کے ساتھ کسی رکاوٹ کے بغیر زائرین کی آمدورفت میں بڑی سہولت ہوئی تھی جو زائرین چھوٹی کاروں یعنی نو نشستوں سے کم گنجائش والی کاروں میں اپنے اپنے مقام سے سفر کریں گے ان کے لیے تین مقامات پر وسیع تر علاقوں میں پارکنگ کی سہولت پیدا کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک مدینہ سے آنے والوں کے لیے، دوسرا جدہ کر سے آنے والوں کے لیے اور تیسرا عرفات سے قریب طائف سے داخل ہونے والوں کے لیے ہوگا۔ چھوٹی کاروں سے آنے والے زائرین کو مذکورہ بالا مقامات پر اپنی موٹر کاریں ٹھہرا کر مقامات مقدسہ کو سرکاری بسوں میں جانا ہوگا۔ اس غرض کے لیے بڑی بھاری مقدار میں (سابکو) سعودی پبلک ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس سال لاریوں اور پک اپ ٹرکس کے داخلہ پر مکمل امتناع عائد کیا گیا ہے البتہ ان گاڑیوں کو صرف اس صورت میں داخلہ کی اجازت ہوگی جبکہ ان میں مال و اسباب ہو۔ وزارت داخلہ کے اعلان کے بموجب فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے آنے والے سرکاری جہازوں کو مقامات مقدسہ تک لے جانے کے لیے چھوٹی کاروں کی بجائے پبلک ٹرانسپورٹ کی بسیں مہیا کی جائیں گی۔ اس سال حج سیزن کے لیے جاری کردہ سرکاری احکامات کے تحت زائرین کو قومیت کی بنیاد پر آٹھ گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

ان میں سے پہلا گروہ جنوب مشرقی ایشیا یعنی انڈونیشیا، فلپائن اور چین کے زائرین پر مشتمل ہوگا، دوسرا گروہ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان اور برما کے زائرین پر مشتمل ہوگا۔ تیسرا جنوب مغربی وسطی افریقہ کے زائرین پر چوتھا عرب لیگ کے رکن ممالک پر پانچواں اور چھٹا علی الترتیب ترکی اور ایران کے زائرین ہیں اور ساتواں اور آٹھواں یورپ اور امریکہ کے مسلمانوں پر مشتمل ہوگا۔ سعودی عرب کی وزارت حج و اوقاف نے اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ دنیا کے چپہ چپہ سے آنے والے زائرین کیلئے ممکنہ سہولتوں کی فراہمی کے لیے وہ اپنے تمام ذرائع و وسائل کو بروئے کار لائے گی۔ زائرین کی رہنمائی کے لیے بھاری تعداد میں گائیڈز کی بھرتی کی گئی ہے۔ حج سیزن کے انتظامات کے لیے کم و بیش تمام متعلقہ سرکاری محکمے حرکت میں آ گئے ہیں۔ ڈاکٹر عباس حمزہ الخرودی ڈائرکٹر جنرل اسپتال برائے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے توقع ظاہر کی ہے کہ اس سال زائرین کے لیے فریضۂ حج کی ادائیگی اور زیادہ آسان ہوگی۔ حج کے موقع پر صحت و صفائی کے انتظامات کو یقینی اور موثر بنانے کے لیے مکہ کے کارگذار میئر عبداللہ بن صدیق نے ڈپٹی میئر عبدالکامل خطیب اور دو بلدیاتی چیئرمینوں سے صلاح و مشورہ کیا۔ سعودی عرب میں اب وہ دن دور نہیں جبکہ ڈاک گھر گھر تقسیم ہوا کرے گی۔ فی الحال تمام خطوط پوسٹ بکس کے حوالے سے تقسیم ہوتے ہیں۔ پی اینڈ ٹی اور بلدیہ نے باہمی تعاون سے بڑے شہروں میں گلی کوچوں کی نام رکھائی اور گھروں کے نمبر اندازی کا کام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ جدہ اور دوسرے شہروں میں یہ کام تیزی سے جاری ہے۔ محلوں اور بستیوں کو ڈسٹرکٹ اور سیکشن کے تحت سیکٹر (منطقہ) میں تقسیم کر کے جگہ جگہ عربی اور انگریزی میں نام کی تختیاں آویزاں کی گئی ہیں۔ گلی کوچوں کو مقدس ہستیوں پہاڑیوں اور وادیوں سے منسوب کیا گیا ہے۔ جیسے شارع ابابکر صدیق، شارع ابن الخطاب، شارع سیدہ عائشہ، شارع امیرالمومنین شارع صحابہ، شارع شمس و قمر، نور، شارع جبل احد، جبل طور، جبل رحمت شارع دجلہ، شارع فرات، شارع ہارون وغیرہ، سفارت خانہ ہند کو جانے والی اسٹریٹ کا نام نیو دہلی اسٹریٹ رکھا گیا ہے۔

حج سیزن میں لاکھوں عازمین حج کو سہولتوں کی فراہمی کے صبر آزما فریضہ سے بحسن و خوبی سبکدوش ہونے کے لیے سعودی حکام شبانہ روز مصروف ہیں۔ مملکت سعودی عرب کے وزیر داخلہ شہزادہ نائف بن عبدالعزیز نے سپریم حج کمیٹی کے صدر نشین کی حیثیت سے کمیٹی کے ارکان سے باہمی مشاورت کے ذریعہ اس امر کا جائزہ لیا کہ گذشتہ حج سیزن کے تجربات کی روشنی میں انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز گورنر ریاض نے تمام متعلقہ سرکاری محکمہ جات کو انتظامات میں سرعت و موثر کارکردگی کو یقینی بنانے کے لیے احکام جاری کیے ہیں، وزارت صحت حرمین شریفین و حرم محترم مکہ مکرمہ اور مسجد نبوی و مدینہ منورہ کے قریب کئی ہاسپٹل، کلینک اور سفری دواخانے قائم کر رہی ہے۔ مقدس شہر مکہ اور مدینہ میں عازمین حج کے استقبال اور انھیں ممکنہ سہولتوں کی فراہمی کے لیے وسیع پیمانہ پر انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ مکہ میونسپلٹی کئی رہائشی کوارٹرز میں بیت الخلاء تعمیر کر رہی ہے اور حرم کے اطراف میں متحرک بیت الخلاء قائم کیے گئے ہیں۔ حرم کے قریب اجیاد کے علاقہ میں رہائشی عمارات و دوکانات کو منہدم کیا جا رہا ہے تاکہ اس زمین پر کمرشیل مارکٹس اور پارکنگ لاٹس کی تعمیر میں آسانی ہو محکمہ ٹیلیفون سعودی ٹیلیفون پلس سروس کے تحت مدینہ، مکہ اور منیٰ کے علاقوں میں بطور خاص عرفات میں مزید ٹیلیفون بوتھ کی تنصیب کا کام انجام دے رہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت حرم کے علاقہ میں ایسے بوتھ کی تعداد بڑھ کر ۲۸۰ ہو جائے گی۔ اخبار المدینہ کی اطلاع کے مطابق مسٹر عبدالغنی ڈائرکٹر روڈ ویز اینڈ منسٹریشن نے بتایا کہ شہر مکہ کے اطراف ایک روڈ کی تعمیر کا کام تیزی سے پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ یہ روڈ مکہ جدہ ایکسپریس ہائی وے کو مکہ روڈ سے ملاتی ہے انھوں نے مزید بتایا کہ زیر تعمیر سرنگوں کے منجملہ مکہ کے جنوب میں واقع دو سرنگیں زمین دوز راستے اس سال حج سیزن میں آمد و رفت کے لیے کھول دی جائیں گی۔ یہ سرنگیں عصری انجینئرنگ کی دین ہیں اور ان سے حاجیوں کو کافی سہولت ہوگی۔

ایک اور اعلان میں وزارت حج و اوقاف نے عازمین حج کو مشورہ دیا ہے کہ مطوف (حج گائیڈ) کو دی جانے والی فیس کے چیک وہ اپنے پاسپورٹ کے ساتھ رکھیں تاکہ ایرپورٹ یا سی پورٹ پر اترتے ہی فوری چیک کیش کرانے میں آسانی ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ عازمین حج اپنے چیک پاسپورٹ کے ساتھ رکھنے کے بجائے کسی دوسرے بیگ میں رکھ چھوڑتے ہیں اور جب چیک کی ضرورت پیش آتی ہے تو اس کو ڈھونڈنے میں گم ہو جاتے ہیں اس بات کا خاص طور سے خیال رکھا جائے۔

جس شخص نے خالص اللہ کے لیے حج کیا اور بدگوئی اور فحش کلامی سے محفوظ رہا۔ تو ایسا شخص اس دن گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوا جیسے کہ اس کی ماں نے جنا ہو (الحدیث)

زہرباد (ٹیٹانس)

ڈاکٹر آر. راما. دورائی

ترجمہ و تلخیص
محمد یوسف انصاری
لیکچرر حمیدیہ طبیہ کالج
منصورہ

تشنج کزاز، بدن اکڑ جانے یا ٹیٹانس (زہرباد) کا زہر دنیا کا ہلاک ترین زہر ہے جو سانپ یا سنکھیا سے ایک ہزار گنا ہلاک ہوتا ہے۔ اس کی صرف ... مقدار پوری نسل انسانی کو موت ... کیلئے کافی ہے۔ ... جس کے جراثیم خراش یا زخم کے راستے بدن میں داخل ہو کر موت کا سبب بنتے ہیں۔

جب روما نے اپنا ہاتھ کھیلتے ہوئے کھلونے سے زخمی کر لیا تو اس کی ماں نے تسلی دے کر اس کا گندہ ہاتھ صاف کرکے یہ سوچتے ہوئے پٹی باندھ دی کہ پچھلے زخموں کی طرح یہ بھی معمولی زخم ہے۔ اس نے اس کی کوئی پرواہ کی کہ ایک انچ لمبی خراش پر جراثیم کش دوا لگا کر پٹی باندھ دی اور وہ فوراً گھر کے کاموں میں لگ گئی۔

چار دن بعد روما نے اپنے ہاتھ اور پیروں میں کھچاؤ اور معمولی بخار کی شکایت کی۔ اس کی ماں کو یقین تھا کہ روما زیادہ بیمار نہیں ہے۔ لیکن روما دوپہر کا کھانا نہ کھا سکا۔ دوپہر ڈھلتے ڈھلتے اس کے چہرے کے عضلات عجیب طریقے سے کھنچ گئے۔ شام کو اسپتال لے جانے پر ڈاکٹر نے بتایا کہ روما کو ٹیٹانس ہو گیا ہے۔ اس کے پانچ دن بعد روما کا انتقال ہو گیا۔ تشنج کے سبب دم گھٹنے سے اس کی موت واقع ہوئی۔

ٹیٹانس ایک دہشت ناک متعدی مرض ہے۔ جس کا علم اطباء قدیم کو بھی تھا بقراط نے ڈھائی ہزار سال پہلے (تحقیق) اس کے بارے میں معلومات دی ہیں۔ آج بھی اس مرض میں مبتلا 70 فی صد مریض اس مرض سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن عام لوگ چیچک، ہیضہ کی طرح اس مرض سے آشنا نہیں ہیں شاید اس وجہ سے کہ ٹیٹانس اجتماعی کی بہ نسبت انفرادی طور پر حملہ کرتی ہے اور یہ انفرادی حیثیت نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے عام لوگ اس مرض سے ناواقف رہ جاتے ہیں۔

ٹیٹانس کے ماہیت کی شناخت 1889 میں ہوئی۔ اس کے جرثوموں کو کلوسٹریڈیم ٹیٹانی کہا جاتا ہے۔ جو عام طور سے Spore کی صورت میں مٹی، گرد اور گھوڑوں میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ جرثومے یا Spores جلد کے زخم یا خراش کے راستے بدن میں سرایت کرتے ہیں چاہے یہ ناخن کی خراش ہو یا چاقو کے زخم۔ چاہے یہ زخم انتہائی معمولی اور نظر انداز کر دینے والے ہوں۔ حتیٰ کہ اس مرض کے ۵۰ فیصد مریضوں کے زخم یا خراش دوران تک نظر بھی نہیں آتے جب تک کہ باقاعدہ معائنہ نہ کیا جائے۔ چیچک، ٹیکہ لگانے والے زخم، مریضوں کے بچوں سے ہونے والی خراشوں، گلاب کے کانٹے چبھنے سے بھی یہ مرض سرایت کر سکتا ہے۔

زہرباد کے جرثومے جو زخم کے ذریعے بدن میں سرایت کرتے ہیں وہ بدن کے نسیجوں پر حملہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ لیکن یہ جرثومے ایک انتہائی ہلاک زہر کا اخراج کرتے ہیں۔ جو کوبرا سنکھیا یا سانپ کے مہلک ترین زہر سے بھی ہزار گنا تیز ہوتا ہے۔ اعداد و شمار کے حساب سے ٹیٹانس کا ایک اونس کا زہر کرۂ ارض کی حیات کو ختم کرنے کیلئے کافی ہے۔ اس کی ... پونڈ ... ملی گرام پوری نسل انسانی کو ہلاک و نابود کرنے کے لئے کافی ہے۔

جرثوموں کے نسیجے

خارج شدہ زہر خون میں مل کر ریڑھ کی ہڈی تک پہنچ جاتے ہیں۔ جو بالکل بجلی کی طرح اعصابی ریشوں پر اپنا اثر ڈال کر بے حسی کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ جلد ہی مریض کا جبڑا جام ہو جاتا ہے۔ جسے وہ کھول نہیں سکتا۔ گردن اور جبڑے کے پٹھوں کے تن جانے سے مریض کے دانت بھنچ جاتے ہیں۔ اس کے فوری بعد اس کے پورے چہرے کے اعصاب دہشت ناک حد تک کھنچ جاتے ہیں۔ مریض کی ہڈی کمان کی طرح تن جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے پیٹ کے عضلات بھی سخت ہو جاتے ہیں۔ کسی بھی آواز یا چیز کی معمولی سی حرکت پر مریض پر شدید تشنج طاری ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کمر کے خم ہونے کی وجہ سے اس تشنج سے مریض کی کمر بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مریض ایک ناقابل برداشت درد کا سامنا کرتا ہے۔ عموماً کمر ٹوٹنے یا سانس کی نالی کے عضلات تن جانے کی وجہ سے دم گھٹنے سے مریض بے جان بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی شدید تشنج کی وجہ سے دل اپنا کام کرنا بند کر دیتا ہے۔

ایک دفعہ جب ٹیٹانس کا زہر بدن میں سرایت کر جاتا ہے تو قوت مدافعت ... سانس ... مجبور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ٹیٹانس کے خلاف ابھی تک کوئی تریاق ایجاد ہی نہیں ہو سکا ہے۔ چنانچہ اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ عام طور سے اینٹی بایوٹکس ادویات کے ساتھ عضلات کے تناؤ کو کم کرنے کے لئے مسکن ادویات دی جاتی ہیں۔ شدید کیسوں میں مریض کو D. Tubocurarine دے کر تشنج ساکن کرنے کے لئے عضلات کو سن کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کبھی کبھی تنفس بھی سن ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مصنوعی تنفس کی مدد لی جاتی ہے۔ اگر اس حالت میں مریض کو 5 دن زندہ رکھا جا سکے تو وہ درست ہو سکتا ہے۔

اگرچہ ٹیٹانس کے جرثومے چاروں اطراف موجود ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی روک تھام انتہائی آسان ہے۔ اس مرض سے بڑی آسانی سے بچا جا سکتا ہے۔ اگر چھوٹے بچوں کو مٹی سے بچانے کے لئے اور کسی زخم یا خراش سے بچانے کے لئے انہیں ٹین کے بنے کھلونوں سے، جوتے اور چپلوں سے دور رکھا جائے۔

ادویات کا استعمال کر کے بھی اس خوفناک موذی مرض سے بچا جا سکتا ہے۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر ماہ ٹیٹانس ٹاکسائڈ (ٹی ٹی) کا ایک انجکشن تین مہینے تک لیا جائے۔ اس سے ایک فرد پانچ سال تک اس مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ بچوں میں یہ طریقہ ان کے بچپنے سے ہی شروع کر دینا چاہیے جبکہ بچہ چار چار یا پانچ سال کا ہو۔ جس سے وہ آئندہ اس مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو میں ڈسپینسری کا قیام اور شاندار افتتاح

مئوناتھ بھنجن ۲۲ اگست ۱۹۸۲ء۔ ملک کی ممتاز و مشہور دینی درسگاہ جامعہ اثریہ دارالحدیث مئوناتھ بھنجن میں طلباء کے علاوہ رعایا کے لیے مستوصف الجامعہ کے نام سے ایک ڈسپینسری کا قیام اراکین جامعہ کی کوشش و انتھک جد و جہد اور جامعہ کو ہر اعتبار سے مثالی بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ آج اس کا شاندار افتتاح شہر کے مشہور ڈاکٹر نور الدین احمد کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر اراکین جامعہ، معززین شہر کے علاوہ شہر کے معروف ڈاکٹروں کی بھی ایک جماعت موجود تھی۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا فخر العبید صاحب اعظمی نے بتایا کہ یہ ڈسپینسری فی الحال طلباء کے لیے کھولی گئی ہے لیکن ہم اس کوشش میں ہیں کہ جلد ہی مئو کے غریب عوام کے لیے بھی مفت علاج کا انتظام کر دیا جائے اور اس کے لیے ہم مئو کے زندہ دل و صاحب خیر حضرات کی توجہ کے منتظر ہیں۔ افتتاح کے موقع پر موجود ڈاکٹروں نے اسے وقت کی اہم ترین ضرورت بتاتے ہوئے اپنی بے پایاں مسرت کا اظہار کیا اور ہر ممکن تعاون دینے کا بھی وعدہ کیا۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری نے ڈسپینسری میں اعزازی طور پر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے یہ بھی بتایا کہ شہر کے دوسرے مدارس کے طلباء بھی اپنے مدرسے سے شناختی کارڈ حاصل کرنے کے بعد اس ڈسپینسری سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ....

⁂ ⁂ ⁂

انتباہ

○ گول دائرے میں سرخ نشان

اس بات کی علامت ہے کہ "صوت الحق" کے اس شمارہ کے ساتھ آپ کے سالانہ زر تعاون کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ اگلا شمارہ جاری کرانے کے لئے آج ہی سالانہ چندہ مبلغ ۱۲ روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں۔ (ادارہ)

شیخ صالح الشائع کے اعزاز میں

النادی المحمدی کا خصوصی اجلاس

مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۸۲ء بروز جمعرات کو کویت کی مشہور و معروف اور با ثروت شخصیت شیخ صالح الشائع کی جامعہ محمدیہ منصورہ میں تشریف آوری کے موقع پر موصوف کے اعزاز میں النادی المحمدی کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا فضل الرحمٰن صاحب المدنی (شیخ الجامعہ) منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز عبدالعزیز متعلم جامعہ محمدیہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سب سے پہلے جناب شکیل احمد صاحب صدر النادی المحمدی نے معزز مہمان کی خدمت میں ترحیبی کلمات پیش کیے۔ اس کے بعد مختلف طلباء نے عربی اردو اور انگریزی میں مختلف عناوین پر تقریریں کیں جسے معزز مہمان نے کافی سراہا۔

اس کے بعد مولانا مختار احمد صاحب ندوی مدیر جامعہ محمدیہ نے طلباء سے خطاب کیا جس میں آپ نے جامعہ کے اہداف و مقاصد اور مستقبل کے عزائم پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہم مستقبل قریب میں جامعہ کو ایک عظیم یونیورسٹی کی شکل دینے والے ہیں۔ جامعہ کی ترقی کے لیے ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا جامعہ نے چار سال کی قلیل مدت میں جو ترقی کی ہے وہ یقیناً ان بزرگوں کی دعاؤں کا ثمرہ ہے جو جامعہ کی افتتاحی تقریب میں شریک تھے۔

آپ نے شیخ عبدالمحسن العباد سابق وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کی تقریر جو موصوف نے جامعہ کے سنگ بنیاد کے موقع پر کی تھی کا حوالہ دیتے ہوئے موصوف کا یہ جملہ دہرایا کہ "ستحول هذه المزرعة الى مزرعة علمية"۔

اخیر میں معزز مہمان نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں روایتی انکساری کا قائل نہیں کیوں کہ اس میں بھی اپنی تعریف مخفی ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جامعہ کی افتتاحی تقریب میں جامعہ جو علماء و مشائخ نے جامعہ کو "مزرعة العلم" سے تشبیہ دی تھی یقیناً جاندار اور مناسب تشبیہ ہے لیکن میں جامعہ کو "مصنع الرجال" کہتا ہوں۔ عنقریب یہاں سے اسلام کے داعی و مبلغ اور مجاہد تیار ہوں گے۔

آپ نے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگوں پر جامعہ کا زبردست قرض ہے جس کی ادائیگی کی صرف یہی صورت ہے کہ تم آج ابھی سے جامعہ کی خدمت کا عہد کرو۔

آخر میں شیخ الجامعہ کی دعاؤں پر جلسے کا اختتام عمل میں آیا۔

عبدالمبین
ناظم النادی المحمدی

جامعہ محمدیہ میں باسکٹ بال کا مقابلہ

۲۹ اگست بروز اتوار بعد نماز عصر جامعہ محمدیہ اور مالیگاؤں ہائر سیکنڈری اسکول کے طلباء کے درمیان باسکٹ بال کا شاندار میچ ہوا جس میں جامعہ محمدیہ منصورہ کی ٹیم نے ۴۲ پوائنٹ اور مالیگاؤں ہائر سیکنڈری نے ۲۲ پوائنٹ حاصل کیا۔ دونوں ٹیموں نے کھیل کا شاندار مظاہرہ کیا۔ آخر میں جامعہ محمدیہ نے شاندار فتح حاصل کی۔

اسپورٹس انچارج:-
(بدیع الزماں صاحب)
معاون:-
(شبیر احمد انصاری)

> اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان کو نہ کسی قسم کا اندیشہ لاحق ہوگا اور نہ غم۔ (قرآن حکیم)

مدرسہ عائشہ صدیقہ میں شیخ صالح کا ورود مسعود

منصورہ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۸۲ء کو کویت کی مشہور و معروف اور سربرآوردہ شخصیت شیخ صالح الشائع نے مدرسہ عائشہ صدیقہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ موصوف بچیوں کی تعلیم سے خصوصی شغف اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے مدرسہ عائشہ صدیقہ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ کی دلی خواہش ہے کہ بچیاں قرآن و حدیث کے علم کے ساتھ ساتھ عربی زبان و ادب میں بھی رسوخ اور دسترس حاصل کریں۔

آپ نے مدرسہ عائشہ صدیقہ میں لڑکیوں کی انجمن، لائبریری، لیبارٹری، سلائی اور کشیدہ کاری نیز مختلف انواع و اقسام کے پکوان کے شعبہ جات کا معائنہ کیا۔ لڑکیوں کی صفائی ستھرائی خوش سلیقگی اور ان کے ہاتھوں کے سلے ہوئے کپڑے اور کشیدہ کاری کے مختلف نمونوں کو دیکھ کر آپ نے اپنی دلی مسرت کا اظہار کیا اور طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اس موقع پر موصوف کے اعزاز میں طالبات نے ایک خصوصی اجلاس کا اہتمام کیا جس میں مختلف طالبات نے عربی، اردو اور انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں میں مختلف موضوعات پر تقریریں کیں جسے معزز مہمان نے کافی پسند کیا۔ اس کے بعد مولانا مختار احمد صاحب ندوی مدیر مدرسہ عائشہ صدیقہ اور معزز مہمان نے طالبات سے خطاب کیا جس میں طالبات کو ان کے فرائض اور ذمے داریوں کا احساس دلایا۔ معزز مہمان نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ تم لوگوں پر اپنے گھر، خاندان، کنبہ اور اہل وطن کی اصلاح واجب اور فرض ہے۔ آج کل عورتوں میں بہت سے مفاسد غلط رسم و رواج نیز بدعات و خرافات عام ہیں۔ ان مفاسد اور برائیوں کی اصلاح اور معاشرہ کی تطہیر تمہارا حق ہے۔

اخیر میں طالبات کی طرف سے معزز مہمان کو ناشتہ کی دعوت کی پیشکش کی گئی جسے موصوف نے بخوشی منظور کیا۔ طالبات نے پرتکلف ناشتہ کا اہتمام کیا تھا جسے انھوں نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔

کل ہند اجلاس عام کا فیصلہ

جماعتی حلقہ میں یہ خبر انتہائی مسرت اور انبساط کے ساتھ سنی جائے گی کہ جماعت اس وقت نئے عزم و حوصلہ کے ساتھ میدان عمل میں آگئی ہے اور کئی اہم اور بنیادی ضروریات کی فراہمی کے بعد سب سے پہلے اس نے ایک عظیم اجلاس عام کا فیصلہ کیا ہے جس میں ملک و بیرون ملک سے سلفی دعوت سے وابستہ علماء و دانشوران کی ایک بڑی جماعت شریک ہوگی اور موجودہ دور میں صحیح دینی کام کے خطوط کی تعیین کرے گی۔

یہ ایک عظیم فیصلہ ہے جسے عملی جامہ پہنانے کے لیے ہمت و حوصلہ اور تعاون و قربانی کی ضرورت ہے۔

جماعت کی تاریخ پر نظر رکھتے ہوئے ہمیں یقین ہے کہ مخلص و حساس افراد جماعت اس عظیم ذمے داری کو محسوس کرتے ہوئے مرکزی جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں گے اور اس عظیم اجتماع کو پوری طرح کامیاب بنائیں گے جماعتی زندگی کے اس اہم اور تاریخ ساز موڑ پر آپ کا تعاون بڑی وقعت اور اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم ذمے داری کو حسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل